اسلامیات (لازمی)	دہم 2018ء	پرچہ II: (انشائیہ طرز)
وقت: 1.45 گھنٹے	(دوسرا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) سورۃ احزاب کی ابتدا میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کن باتوں کی تلقین کی گئی ہے؟

جواب: سورۃ احزاب کی ابتدا میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو درجِ ذیل باتوں کی تلقین کی گئی ہے:

1- اللہ سے ڈرتے رہنا۔

2- کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا۔

3- پروردگار کی طرف سے جو وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کرنا۔

4- اللہ پر بھروسہ رکھنا۔

(ii) معانی تحریر کیجیے: تُسِرُّوْنَ۔ تَلْقَوْنَ۔

جواب: تُسِرُّوْنَ: تم چھپاتے ہو۔ تُلْقُوْنَ: تم ڈالتے ہو۔

(iii) سورۃ احزاب میں منہ بولے بیٹوں کے متعلق کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: سورۃ احزاب میں منہ بولے بیٹوں کے متعلق درجِ ذیل ہدایات دی گئی ہیں:

1- منہ بولے بیٹے تمھارے اصلی بیٹے نہیں ہیں، یہ سب تمھارے منہ کی باتیں ہیں۔

2- لے پالکوں کو ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی درست بات ہے۔

3- اگر اصلی باپوں کا پتہ نہ ہو تو وہ دین میں تمھارے بھائی اور دوست ہیں۔

(iv) اَلْمُعَوِّقِيْنَ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اَلْمُعَوِّقِيْنَ سے مراد رکاوٹیں ڈالنے یا منع کرنے والے ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ کی راہ

میں اترنے سے منع کرتے ہیں۔

(v) مومن مردوں کے چار اوصاف تحریر کیجیے۔

جواب: سورۃ احزاب میں مومن مردوں کے درج ذیل چار اوصاف بیان کیے گئے ہیں:

1- فرماں برداری کرنے والے 2- صبر کرنے والے

3- خیرات کرنے والے 4- اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے

(vi) خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سے کیا مراد ہے؟ مختصراً وضاحت کیجیے۔

جواب: خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سے مراد نبیوں (کی نبوت) مہر یعنی اس کو ختم کردینے والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آکر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اب کوئی نبی یا پیغمبر نہیں آئے گا۔ یہ ہر مسلمان کا پختہ عقیدہ ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(vii) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مومن عورتوں سے بیعت لینے کی سورۃ ممتحنہ میں کیا شرائط دی گئی ہیں؟

جواب: سورہ ممتحنہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مومن عورتوں سے بیعت لینے کی درج ذیل شرائط دی گئی ہیں:

1- شرک نہیں کریں گی۔ 2- چوری نہیں کریں گی۔ 3- زنا نہیں کریں گی۔

4- غربت کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔

5- کسی پر الزام اور بہتان تراشی نہیں کریں گی۔

6- ہر وہ نیک کام جس کا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے اس سے روگردانی نہیں کریں گی۔

(viii) يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: وہ خیال کرتے ہیں کہ فوجیں۔ یعنی منافق لوگ خوف کے سبب یہ خیال کرتے تھے کہ

قبائل عرب کی فوجیں ابھی گئی نہیں۔

(ix) سورۃ ممتحنہ کے حوالہ سے اسلام دشمنوں کے ساتھ مسلمانوں کا کیا رویہ ہونا چاہیے؟

جواب: سورۃ ممتحنہ کے حوالہ سے اسلام دشمنوں کے ساتھ مسلمانوں کا درج ذیل رویہ ہونا چاہیے:

1- تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

2- اور نہ ہی ان کو خفیہ دوستی کے پیغام بھیجو۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) خطبہ جمعہ کے دو آداب تحریر کیجیے۔

جواب: خطبہ جمعہ کے دو آداب درج ذیل ہیں:

1- خطبہ جمعہ نہایت خاموشی اور ادب سے سُنا جائے۔

2- خطبہ جمعہ کے دوران اگر کوئی بول رہا ہو تو اسے منع بھی نہ کیا جائے۔

(ii) حدیث کی رُو سے لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟

جواب: حدیثِ مبارک میں ہے:

لوگوں میں اچھا وہ ہے، جو لوگوں کو نفع دیتا ہے۔

(iii) حج کے دوران کن باتوں کا اہتمام ضروری ہے؟

جواب: حج کے دوران اس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ اس موقع پر صبر و تحمل، عفو و درگزر اور ایثار سے کام لیا جائے۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کی نہ زبان سے دل آزاری کی جائے اور نہ ہاتھ سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ حج کے مناسک پوری طرح سے ادا کیے جائیں۔ جو حج اس اہتمام سے کیا جائے گا، اس کے نتیجے میں انسان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(iv) قرآنِ مجید میں صبر کرنے والوں کو کیا بشارت دی گئی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت انھی کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ (صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔)

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔)

(v) جہاد میں شہید ہو جانے والوں کے بارے میں کیا کہا گیا؟

جواب: جہاد میں شہید ہو جانے والوں کو مردہ کہنے سے منع کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف سے رزق پا رہے ہیں اور اس پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ ان کے لیے اجرِ عظیم، جنت اور بہترین ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

(vi) والدین کی دو ذمہ داریاں تحریر کیجیے۔

جواب: والدین کی دو ذمہ داریاں درجِ ذیل ہیں:

1- اولاد کی بہترین انداز سے پرورش کرنا۔

2- اچھی جگہ نکاح کرنا۔

(vii) خطبہ حجۃ الوداع کے دو نکات تحریر کیجیے۔

جواب: خطبہ حجۃ الوداع کے دو نکات درجِ ذیل ہیں:

1- نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے اور نہ کسی عجمی کو عربی پر، نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے، بزرگی اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

2- تمھاری بیویوں کا تم پر اور ان پر تمھارا حق ہے۔

(viii) ترجمہ تحریر کیجیے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا

جواب: ترجمہ: اے اہلِ ایمان! اپنے آپ کو اور اپنے اہلِ خانہ کو دوزخ سے بچاؤ۔

(ix) غسل کے دو فوائد تحریر کیجیے۔

جواب: غسل کے دو فوائد درج ذیل ہیں:

1- ذہنی اور جسمانی سکون ملتا ہے۔

2- غسل کرنے سے پورا جسم صاف ہو جاتا ہے۔

(حصہ دوم)

سوال:4- درج ذیل آیات قرآنی میں سے کسی دو کا ترجمہ کیجیے: **(4,4)**

(الف) وَّاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۙ وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝

جواب: ترجمہ:

اور جو (کتاب) تم کو تمھارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اسی کی پیروی کیے جانا۔ بے شک اللہ تمھارے سب عملوں سے خبردار ہے۔ اور اللہ پر بھروسا رکھنا اور اللہ ہی کارساز کافی ہے۔

(ب) مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ

جواب: ترجمہ:

پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں، جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کر دیا۔ اور جو لوگ پہلے گزر چکے ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔

(ج) لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

جواب: ترجمہ:

قیامت کے دن نہ تمھارے رشتے ناطے کام آئیں گے اور نہ اولاد۔ اس روز وہی تم میں فیصلہ کرے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے۔

سوال:5- درج ذیل حدیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح لکھیے: **(1,2)**

مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (پہلا گروپ) سوال نمبر 5۔

سوال :6- ہجرت سے کیا مراد ہے؟ قرآن کی روشنی میں نوٹ لکھیے۔ (5)

جواب: ہجرت کے معنی ایک جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا ہے، لیکن اسلام میں ہجرت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی ایسی جگہ سے مسلمانوں کا کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا جہاں وہ محکوم اور مظلوم ہوں۔

قرآن کی روشنی میں:

(i) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (النحل: 110)

ترجمہ:

پھر جن لوگوں نے تکالیف اٹھانے کے بعد ترکِ وطن کیا، پھر جہاد کیا اور ثابت قدم رہے۔ بے شک تمھارا پروردگار ان (آزمائشوں) کے بعد بخشنے والا (اور اُن پر) رحم کرنے والا ہے۔

(ii) ترجمہ:

جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کے لیے وطن چھوڑا ہم اُن کو دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے۔ اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔ کاش! وہ (اسے) جانتے۔ یعنی وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں۔ (النحل: 41-42)

احادیث کی روشنی میں:

(i) حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جس بندے کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرد آلود ہو جائیں تو اس کو آگ نہیں چھوتی۔“ (یعنی وہ جہنم میں نہیں جائے گا)

(ii) آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”صبح یا شام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں گزار دینا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔“

(iii) حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

وضاحت:

جہاد سے قبل ہجرت کا حکم تھا اور جب تک جہاد فرض نہیں ہوا تھا' اس وقت تک سب سے بڑا عمل یہی ہجرت کا عمل تھا' لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ ہجرت اللہ کی راہ میں اور اللہ کے دین پر قائم رہنے اور اس کی دعوت اور اشاعت کے لیے ہو۔

یا

شکر سے کیا مراد ہے؟ شکر ادا کرنے کے طریقے لکھیے۔

جواب: شکر کے لغوی معنی ہیں کسی کے احسان و عنایت پر اس کی تعریف کرنا' اس کا شکریہ ادا کرنا' اس کا احسان ماننا اور زبان سے اس کا کھل کر اظہار کرنا۔ ان عنایات و احسانات کے اعتراف کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے۔ شکر ادا کرنے کے تین طریقے ہیں:

1۔ **زبان سے کلماتِ تشکر ادا کرنا:** جب انسان اللہ رب العالمین کی کسی نعمت سے فائدہ حاصل کرے تو اس کا فرض ہے کہ اس نعمت عطا کرنے والا کا زبان سے شکر ادا کرے۔ اس کی بہترین صورت زبان سے الحمد للہ کہنا ہے۔

2۔ **دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اپنی بندگی و طاعت کا احساس:** زبان سے کلماتِ تشکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دل میں اپنے بندہ ہونے اور اللہ تعالیٰ کے خالق و مالک اور رازق ہونے کا یقین اور احساس بھی ہو۔

3۔ **اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا:** انسان کا احکامِ الٰہی کو بجالانا حقیقت میں اس کی نعمتوں کے شکر کی ایک صورت ہے۔ عمل کے ذریعے شکر ادا کرنا لازم ہے' کیوں کہ محض زبانی اقرار سے شکر ادا نہیں ہوتا' بلکہ انسان کا عمل بھی حکمِ الٰہی کے مطابق ہونا ضروری ہے۔